تلاش ہوئی مکمل

پرائم اردو ناولز

اندھیرا چھانے کو ہے اب کیا کروں؟ رک کر انتظار کروں یا چلی جاؤں، اس نے ایک بار پھر سکول کی عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے سوال کیا۔ ساری لڑکیاں چلی گئی تھی صرف دو رہ گئی تھی اور ان میں سے بھی ایک جانے والی تھی۔ بتایا بھی تھا نمیر کو کہ پانچ بجے میرا پیپر ختم ہو گا تو وقت پر لینے آجائے۔ پریشانی اس کے چہرے سے نظر آرہی تھی۔ وہ بھی بیچارہ کیا کرتا۔ میرے سسر جو پندرہ سالوں بعد پاکستان آئے اور آئے بھی سیدھا ہماری طرف اور نمیر ان کو رشتے داروں سے ملوانے چلا گیا ہو گا۔ بھائی کے لئے پیار جاگا تو خود سے کہنے لگی۔

اسی دوران اس کی نظر یونیفارم میں ملبوس ہینڈسم سے پولیس والے پر پڑی۔ اس گھڑی وہ اسکو فرشتے کی مانند لگا جو اسکی مدد کرتا۔

ایکسیوزمی! مجھے آپ سے کچھ فیور چاہیے۔ کیا آپ اپنا سیل فون مجھے تھوڑی دیر کے لئے دے سکتے ہیں مجھے اپنے بھائی کو کال کرنی ہے۔

نو میم، سوری! اس نے فوراً سیل دینے سے انکار کر دیا۔

سر پلیز! ساری لڑکیاں جا چکی ہیں اور میں یہاں اکیلی ہوں۔ میں زیادہ بیلنس ضائع نہیں کروں گی پلیز میری مدد کریں۔ میں یہاں کسی کو نہیں جانتی اور یہاں اور کوئی ہے بھی نہیں جس سے میں مدد لے سکوں۔

وہ بے بس سی کھڑی کہہ رہی تھی اور موٹے موٹے آنسو آنکھوں میں چمکنے لگے۔

جانتا تو میں بھی آپ کو نہیں، اسکا جواب ابھی بھی نفی میں ہی تھا۔ پلیز سر اندھیرا بڑھنے کو ہے میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔ اور آنسو گالوں کو بھگونے لگے۔ شاید وہ رو رہی تھی۔ مجھے اندھیرے سے بہت ڈر لگتا ہے اور اوپر سے میرا سنٹر بھی تو اتنی دور بنا دیا۔ جو جگہ میں نے پہلے دیکھی نہیں۔ آنسوؤں کا گولہ گلے میں اٹک گیا۔ وہ سانس لینے کو رکی اور اسکے لبوں سے سسکی نکلی۔

سوری میم میں اس وقت آن ڈیوٹی ہوں اور آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اس نے شرمندہ لہجے میں کہا۔ اور اس سے کھڑے رہنا مشکل ہو گیا تو سست قدموں سے چلتی ہوئی گیٹ کے پاس آ کر رک گئی۔ مغرب کی اذان ہونے لگی اور اسکی گھبراہٹ میں اضافہ ہونے لگا۔

کیوں رو رہی ہو؟ پیپر اچھا نہیں ہوا ہے کیا؟ وہاں موجود لڑکی نے پوچھا۔

نہیں پیپر تو ٹھیک ہو گیا، بس میر ابھائی مجھے لینے نہیں آیا۔ وہ بتا رہی تھیکہ ایک موٹر سائیکل آ رکی۔ اور اس لڑکی نے کہا اچھا پریشان نہ ہو آجائے گا میر ابھائی آگیا ہے میں چلتی ہوں۔ کہہ کر وہ گیٹ پار کر گئی۔ اس کے آنسو بہنے لگے تو اس نے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔

وہ لڑکا دیکھ چکا تھا۔ کیا ہوا؟ اس نے اپنی بہن سے پوچھا۔ بہن کے بتانے پر لڑکے نے کہا آپ پریشان نہ ہوں۔ ہم آپکو بحفاظت آپ کے گھر تک چھوڑ آتے ہیں۔

اس نے لڑکے کی طرف حیرت سے دیکھا۔ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بنا کہے مدد کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہاں آپ پریشان نہ ہوں ہم آپ کو چھوڑ آتے ہیں لڑکی نے بھی کہا۔

نہیں آپ کو میری وجہ سے تکلیف ہو گی۔ اگر آپ کے پاس موبائل ہو تو میں اپنے گھر کال کر لیتی ہوں۔ وہ اس وقت کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی کیوں کہ گھر پر اسکے سسر آئے بیٹھے تھے۔

جی ہے۔ یہ لیں اور جب تک آپ کو کوئی لینے نہیں آجاتا ہم آپ کے پاس ہی بیٹھے ہیں ادھر ہی آپ گھبرائیں نہیں۔ لڑکے نے اسکی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس نے موبائل لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سامنے سے نمیر آتا دکھائی دیا۔

ارے میرا بھائی آگیا۔ شکریہ سر اور اپ کا بھی شکریہ مس، آپ نے میری اتنی مدد کی۔ اندھیرا بڑھنے سے میں ڈر گئی تھی۔ آپ لوگوں نے میرا اتنا ساتھ دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی لڑکی نے مسکرا کر اس کو گلے لگالیا۔

اے خدا میں اسکو کیوں نہیں بھول پا رہا، وہ صرف ایک ملاقات ہی تو تھی۔ کیوں وہ میرے اعصاب پر سوار ہو گئی ہے۔ میں جتنا اسکو بھولنے کی کوشش کرتا ہوں اتنا ہی وہ آنکھیں اپنے ہونے کا احساس دلاتی ہیں۔ میں ایسا کیا کروں کہ اس کو بھول جاؤں۔ میں ایسا چاہتا بھی تو نہیں، اگر کبھی دوبارہ ملاقات ہوئی تو میں اسکو پہچان لوں گا؟

ہاں۔ وہ آنکھیں، آنکھیں نہیں ایک سمندر ہیں جن میں آنسوؤں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا پانی!

اف اے خدا میں کیوں اسکی مدد نہیں کر سکا؟ پتہ نہیں وہ گھر کیسے گئی ہو گی؟ کدا جانے گئی بھی یا نہیں؟ وہ پچھلے ڈیڑھ دو گھنٹے سے کود سے سوال جواب کر رہا تھا اور پھر ایک جھر جھری لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک کال کرنے کا ہی تو کہا تھا اس نے اگر میں اسکی مدد کر دیتا تو میرا کیا جاتا۔ پتہ نہیں اس نے کتنی دیر گھر والوں کا انتظار کیا ہو گا۔

یار میں آن ڈیوٹی تھا اور آن ڈیوٹی ایسا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس دین وہ پیپر دینے آئی تھی مجھے سکول کا دوبارہ چکر لگانا ہو گا شاید مل جائے۔ ژوحیل نے سکول جانے کا فیصلہ کیا اور مطمئن ہو کر کرسی پر بیٹھ کر اپنے کام کرنے لگ گیا۔

آپ کو پتہ ہے آج میں کتنا پریشان ہو گئی تھی ساری لڑکیاں جا چکی تھیں اور میں وہاں کھڑی نمیر کا انتظار کر رہی تھی۔

بیٹا وہ تمھارے انکل کو لے کر تمھارے ماموں کی طرف گیا تھا اس لئے دیر ہو گئی۔

بہت پڑھ لیا ہے میرے بیٹے نے، اب اگر فیل بھی ہو جاؤ تو بھی نہیں پڑھنا۔ اس طرح سر کھپائی کرنے سے پاگل ہو جاؤ گی اور ہمیں بہو چاہیئے پاگل کی ہمیں ضرورت نہیں گھر میں پہلے ہی بہت پاگل رہتے ہیں انھوں نے ہنستے ہوئے ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔

جی۔ سیرت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا میرا بچہ اب مجھے گھر جانا ہو گا اور ہاں تمہیں لینے کے لیے میں بہت جلد آؤں گا۔ یونہی ہنستے مسکراتے ہوئے انکل اپنے گھر چلے گئے اور سیرت سوچوں میں گم ہو گئی کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ پندرہ سال پہلے کی کہی ہوئی بات کو انکل ابھی بھی یاد رکھے ہوئے ہیں۔

پندرہ سال پہلے سیرت سکول کے لئے گھر سے نکلی تو دیکھا کہ ایک گاڑی پاس سے گزری اور تھوڑا آگے جا کر گاڑی کا دروازہ کھلا اور چلتی ہوئی گاڑی سے ایک آدمی کو دھکا دے کر گاڑی سے نیچے گرا دیا تھا۔ وہ آدمی بیہوش تھا یا شاید گرنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ سیرت

انہیں دیکھ کر ایک دم سے گھبر اگئی تھی۔ وہاں موجود دکان والے سے موبائل لے کر اپنے بھائی کا نمبر ملایا اور دونوں انھیں ہاسپٹل لے گئے۔ اور جب پاپا نے اپنے جگری دوست کو پٹیوں میں لپٹے دیکھا تو انکی جان مٹھی میں آگئی۔ یہ سب کیسے ہوا؟

یار کراچی کے حالات کو تم جانتے ہی ہو۔ میں اپنے کام سے گھر سے نکلا تو دو آدمیوں نے راستہ روکا انھیں مدد چاہیے تھی انکے ساتھ ایک بیمار بھی تھا تو میں نے انکو بیٹھنے کو کہا۔ وہ مظلوم بعد میں دہشت گرد بن گئے اور مجھے مارتے ہوئے موبائل گاڑی پیسہ سب چھین کر لے گئے۔ بعد کا مجھے نہیں پتہ جب مجھے ہوش آیا تو تمہیں اور ان بچوں کو سامنے دیکھا۔

یار یہ میرے بچے ہیں سیرت اور نمیر، سیرت سکول جارہی تھی تمہیں زخمی دیکھ کر نمیر کو کال کی اور دونوں تمہیں ہاسپٹل لے آئے۔ اس چھوٹی سی بچی نے آج بڑا کام کیا ہے۔ یار اسکو میری بیٹی بنا دو۔

تم پہلے اپنے گھر والوں کو تو خبر کرو۔ پاپا نے اسکی بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔ انکل نے نمبر بتایا تو نمیر نے کال کی۔ تھوڑی دیر بعد انکل کی پوری فیملی ہاسپٹل میں موجود تھی۔ نمیر سیرت کو لے کر گھر چلا گیا۔

چار دنوں تک روحیل مسلسل سکول کے چکر لگاتا رہا۔نہ اسکو آنا تھا نہ وہ آئی۔وہ کہیں بھی تو دکھائی نہیں دے رہی تھی۔اور کسی پل بھی روحیل کے دل کو قرار نہیں آ رہا تھا۔آج پھر سکول کا چکر لگا کر اپنے آفس میں بیٹھ کر اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔یار میں بھول کیوں نہیں جاتا اسکو؟ ایک لڑکی ہی تو تھی۔وہ بے چین ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔یہ میرے بس میں نہیں وہ آنکھیں مجھے کچھ بھولنے دیں تو میں شائد کچھ کامیاب بھی ہو جاؤں۔ کیا کروں؟ کہاں تلاش کروں نہ جانے کہاں چھپ کر بیٹھ گئی ہے؟

اے میرے اللہ میری مدد کر نہیں تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔یہ کیسا درد دے دیا ہے تو نے مجھے۔گزرے دنوں کے ساتھ اسے دیکھنے کی شدت بڑھتی ہی جا رہی ہے۔پانی کی طلب کی طرح محبت بڑھتی ہی جا رہی ہے کیسا روگ لگا دیا ہے تو نے۔

کیا میں اس قابل تھا؟ اگر قابل ہوں تو پھر اب کیوں میرا امتحان لیا جا رہا ہے؟ کیا محبت انسان کو ایسا بنا دیتی ہے؟ کیا واقعی محبت انسان کو پاگل بنا دیتی ہے۔ وہ مجھے نہ ملی تو کیا میں بھی پاگل.........وہ اپنے ہی سوالوں سے گھبرا کر آفس سے پھر نکل گیا۔

چلتے چلتے روحیل ایک دکان پر رکا، وہ کیا لینے رکا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا، پھر ہاتھ سگریٹ کے پیکٹ کی طرف بڑھایا۔ سگریٹ جلا کر لمبے لمبے کش لینے لگا اور اسکو دھویں میں شامل کر کے ہوا میں اڑانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ شائد اسی طرح سے ہی وہ روحیل کے دل سے نکل جائے اور سگریٹ پینا روحیل کا معمول بنتا چلا گیا۔

★

انکل ٹھیک ہو کر اپنے گھر جا چکے تھے اور سیرت پاپا کو گھیرے بیٹھی تھی۔ پاپا آپ اچھے پاپا نہیں ہیں۔

کیوں! کیا ہوا میری بچی؟ پاپا نے اسکے پھولے ہوئے گال کو چٹکی میں لیتے ہوئے کہا۔

پاپا آپ مجھے انکل کو دے دیں گے نا؟ اس نے معصومیت سے کہا۔

یہ آپ سے کس نے کہہ دیا؟ پاپا نے حیرانگی سے پوچھا۔

اس انکل نے کہا تھا کہ اس کو آپ میری بیٹی بنادو

ارے نہیں میری جان! تم انکو اچھی لگی تو انھوں نے کہا، پتہ ہے جو بچے کسی کی مدد کرتے ہیں وہ اچھے بچے ہوتے ہیں۔ تم نے بھی انکی ہیلپ کی تو اس لئے انھوں نے ایسا کہا ہے۔ پاپا نے سیرت کو بازوؤں میں بھر ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

سر کوئی امتیاز صاحب آئے ہیں۔ ملازم نے اطلاع دی۔

اچھا بیٹا آپ اپنے روم میں جاؤ اور اپنی ماما کو بھیجو۔

تم انھیں اندر لاؤ اور بٹھانے کا انتظام کرو جاوید صاحب نے ملازم کو آرڈر دیا۔

ارے آو یار، آنا تو ہمیں تمھاری طرف چاہیئے تھا تمھاری عیادت کے لئے...... اور ہم خود ہی چلے آئے۔ امتیاز صاحب نے جاوید کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا۔ باتوں کے بعد کھانا بھی اچھے ماحول میں کھایا گیا۔

کھانے کے بعد امتیاز صاحب نے پھر وہی ٹاپک شروع کر دیا جس سے دونوں میاں بیوی بچنا چاہ رہے تھے۔

بھئی ہماری بیگم اس بچی سے ملنا چاہ رہی ہیں جس نے ہماری جان بچائی، اور جب سے اسے یہ پتہ چلا ہے کہ میں نے اسکو اپنی بہو بنانے کا سوچ لیا ہے تو اور بھی بے چین ہو گئی ہے۔ ہاں بھائی اور بھابھی میری تو مشکل ہی حل ہو گئی ہے، بہو ڈھونڈنے کی ٹینشن ہی ختم۔

یار امتیاز بچے ابھی بہت چھوٹے ہیں جب بڑے ہو جائیں گے تب سوچا جائے گا۔ جاوید صاحب نے دیکھ کر امتیاز کو کہا۔

لیکن یہ میرا اٹل فیصلہ ہے، سیرت آج بھی میری بیٹی ہے اور کل بھی میری بیٹی ہی ہوگی۔ امتیاز صاحب نے اپنا فیصلہ سنایا۔

جاوید صاحب کو ان باتوں سے گھبراہٹ ہونے لگی تو بات کو پلٹ دیا۔

اچھا یار چھوڑو ساری باتیں۔ بچے کتنے ہیں تمھارے؟

دو بیٹے اور ایک بیٹی، اور میں اپنے بڑے بیٹے کے لئے سیرت کو چاہتا ہوں۔ امتیاز صاحب پھر سے اسی بات پر آ گئے۔

تو بھائی صاحب بچوں کو بھی ساتھ لاتے۔ سیرت کی ماما نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا۔

آجائیں گے پھر کبھی، پہلے تو مجھے ملنا تھا اپنی بیٹی سے امتیاز کی بیگم نے کہا۔

اچھا یار اس کے سامنے یہ بات نہ کرنا، ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے اسی بات پر لڑ رہی تھی کہ میں اسے تمہیں دینے والا ہوں۔ شائد اسکے دماغ میں یہ چل رہا ہے کہ تم اسے اڈاپٹ کر کے اپنی بیٹی بنانا چاہ رہے ہو۔ بڑی مشکل سے میں نے اسے سمجھایا کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔

ہوں، جاوید کے کہنے پر امتیاز نے جواب دیا۔

پھر تو بچی نے بڑا اسر لیا اس بات کا، چلو میں آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گا کہ اسکے سامنے ایسی بات نہ ہو۔

ہاں بھائی صاحب بچوں کے بڑا ہونے پر ہی اس بارے میں سوچیں گے۔

اچھا میں سیرت کو لے کر آتی ہوں۔ سیرت کی ماما نے کہا اور سیرت کو بلوانے کے لئے اٹھ گئی۔

سیرت بیٹا! انکل امتیاز آپ سے ملنے آئے ہیں۔

نہیں ماما وہ مجھے لینے آئے ہوں گے میں نیچے نہیں جاؤں گی۔

نہیں میری جان ایسا کچھ نہیں ہے چلو ضد چھوڑو اور یہ کپڑے پہن کر نیچے آجاؤ۔

نا چاہتے ہوئے بھی سیرت نے کپڑے پہنے اور ماما کے ساتھ نیچے آگئی اور ماما کے ساتھ ہی چپکی بیٹھی رہی۔ اور پھر جب یقین ہو گیا کہ ایسا کچھ نہیں ہے تو آنٹی کے ساتھ گھل مل گئی۔

PRIME URDU NOVELS

بس اے اللہ پاک اس بار میری سن لینا، میری عزت رکھ لینا، مجھے پاس کر دینا۔ میں منت مانگتی ہوں کہ میں غیر مردوں سے پردہ کرنا شروع کر دوں گی۔ آج میرا رزلٹ ہے۔ پلیز سب ٹھیک کرنا میں سب تم پر چھوڑ رہی ہوں تو سب ٹھیک کرنے والا ہے۔ پلیز پلیز

سیرت دعا مانگ کر اٹھی، نیٹ آن کیا اور خوشی سے اسکی چیخ نکل گئی۔ وہ واقعی اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی تھی۔ پھر اس نے منت بھی پوری کر دی۔ پاس ہونے کے بعد اس نے ایم۔ اے ایڈمشن لے لیا، حالانکہ جاوید صاحب نے منع بھی کیا تھا۔ سیرت نے انھیں قائل کر لیا کہ وہ اس طرح گھر فارغ نہیں رہ سکتی۔ وہ بھی اسکی پڑھائی کے خلاف نہیں تھے سو اجازت دے دی کہ شادی ابھی لیٹ ہے تو جتنا پڑھنا ہے پڑھ لے۔

پندرہ سال پہلے کی کہی ہوئی امتیاز صاحب کی بات کو تو سیرت کے گھر والے بھول چکے تھے۔ پر امتیاز صاحب نے پاکستان آتے ہی یاد دلا دیا۔ سیرت کے گھر والوں نے انکے بچوں کو بس بچپن میں ہی دیکھا تھا اسکے بعد کبھی نہیں دیکھا۔

انکے لئے مشکل فیصلہ تھا، جبکہ امتیاز صاحب شادی کے لئے زور دینے لگے تو انھوں نے فیصلہ کیا کہ لڑکے سے مل لیں، دیکھ لیں پھر کوئی فیصلہ ہو گا۔ سو وہ سب امتیاز صاحب کے گھر گئے۔

لڑکے سے بھی ملاقات ہو گئی۔ لڑکا اچھا تھا ان کو پسند بھی ایا۔ نمیر نے فوراً ہاں کہہ دی۔ جبکہ پاپا نے ٹوکا کہ ایک بار سیرت سے بھی پوچھ لیں۔

پاپا جب اتنے سالوں سے اس نے کچھ نہیں کہا تو اب کیوں منع کرے گی اور پھر میں اسکی پسند کو جانتا ہوں۔ اس طرح یہ رشتہ فائنل ہو گیا۔ شادی ایک سال بعد ہونا قرار پائی۔

روحیل اسے پیدل ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گیا تھا۔ اب اس نے گاڑی کا سہارا لے لیا۔ وہ اپنی گاڑی کے اندر بیٹھا ہوا انہی آنکھوں میں ڈوبا ہوا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ دھڑام سے ایک لڑکی اسکی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھ گئی۔ اس نے ریڈ اور ییلو کلر کا دریس پہنا ہوا تھا۔ اسکے ایک ہاتھ میں پھولوں کا بکے اور دوسرے میں ہیل والا جوتا اور چھتری تھی۔ سامنے ایک لڑکی کھڑی اس کی تصویر لے رہی تھی۔ تصویر لینے کے بعد وہ بھی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ کسی بات پر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیں۔ روحیل دونوں کی حرکات کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

ارے یہ تو وہی ہے۔ روحیل کے دماغ میں دھماکہ ہوا، روحیل کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

وہ مل گئی جس کی تلاش تھی اسے، اور تلاش ایسے ختم ہوئی کہ اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔ جس کو روحیل پاگلوں کی طرح سے اتنے دنوں سے ڈھونڈ رہا تھا۔ جو روحیل کا سب کچھ اپنے ساتھ لے گئی تھی۔

روحیل نے گاڑی کا دروازہ جنونی انداز میں کھولا اور بند کیا۔ گاڑی پر بیٹھی لڑکیاں ہڑبڑا گئیں اور دونوں نے چھلانگ لگادی اور روحیل کو اپنی بات کہنے یا معافی مانگنے کا موقع دیئے بغیر دوڑ لگادی۔ پھر وہ اسی سپیڈ سے واپس آئی اور اپنا جوتا لے کر چلی گئی۔ جلدی میں پھر بھی وہ اپنا گلاب کے پھولوں والا بکے اور چھتری یہیں چھوڑ گئی تھی۔ روحیل نے اٹھا کر انھیں اپنے پاس بہت احتیاط سے رکھ لیا۔

★

تم لوگ رکو میں ابھی آتی ہوں۔ اس نے اپنی دوستوں کو آگے جانے کو کہا اور خود واپس اسی لڑکے کے پاس آکر رک گئی جسے وہ پچھلے چھ دنوں سے یونیورسٹی سے باہر کھڑے ہو کر سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتے دیکھ رہی تھی۔

مجھے اچھا تو نہیں لگتا یوں ایک اجنبی سے بات کرتے لیکن یہ بھی اچھا نہیں لگتا کہ ایک اچھا بھلا نوجوان یوں سگریٹ پیئے۔ آپکی ساری حسیں اچھی کام کرتی ہیں۔ پھر بھی آپ خود کو اس گندگی میں ڈبو رہے ہیں۔ اسکے فائدے کوئی نہیں بس صرف نقصان ہی نقصان ہیں۔ آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ آپکی صحت کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کی صحت بھی جڑی ہوئی ہے۔

میں آپکی لگتی تو کچھ نہیں صرف انسانیت کے ناطے آپ کو سمجھا رہی ہوں دیکھیں یہ غلط ہے۔ اگر کوئی ٹینشن ہو تو اسکا حل ڈھونڈا جاتا ہے۔ یوں سگریٹ نہیں پیتے۔ امید کرتی ہوں آپ میری بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔ وہ یہ کہہ کر چلی گئی اور روحیل اسکو جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

اس روز روحیل یونیورسٹی کسی کام سے آیا تھا اور اسی یونیورسٹی میں اسے گاڑی کی بونٹ پر بیٹھے دیکھا تھا۔ ہو سکتا ہے وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہو اور روحیل یہی سوچ کر روز یہاں چلا آتا۔ آج بھی وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ یہیں سے تو گزرنا ہے اس نے۔ کھڑے کھڑے اسکی ٹانگیں شل ہو گئیں لیکن وہ نظر نہ آئی تو روحیل نے سگریٹ جلا لی۔ ابھی آدھی ہی ہوئی تھی کہ ایک لڑکی آ گئی اور باقی اسکی باتوں میں ہی جل گئی۔

واقعی کیوں کر رہا ہوں میں اپنے ساتھ یہ سب؟ روحیل نے خود سے سوال کیا۔ اور کروں بھی میں کیا؟ میں تو اسکا نام، ایڈریس کچھ بھی تو نہیں جانتا۔ معلوم ہے تو بس اتنا کہ میں اس بے نام لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔ کاش اس روز وہ تھوڑا رک جاتی تو میں اس سے اپنی بات کہہ پاتا۔

جی کون صاحب ہیں؟ رومان نے پوچھا۔

جی میرا نام احسان ہے اور آپ کا؟

جی میرا نام رومان ہے اور میں آپکی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟

کچھ خاص نہیں، احسان نے کہا

تو یونہی پریشان کرنے کے لئے میسج کیا تھا؟ اچھا یہ بتائے میرا نمبر آپ نے کہاں سے لیا؟ رومان نے پوچھا۔

یار آپ تو غصہ ہی کر گئے، بس اپنے نمبر کے آخری تین ڈیجٹس کو آگے پیچھے کیا تو آپ کا نمبر مل گیا۔

اچھا گڈ ایفرٹ، پر میں کیسے مان لوں کہ آپ احسان ہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی دوست، کزن، پھر کوئی لڑکی بھی تو ہو سکتی ہیں جو ٹائم پاس کے لئے۔۔۔۔، رومان نے لکھ کر سینڈ کیا۔

یہ لو یار میں کال کرتا ہوں۔ حسان نے بات ختم کرتے ہوئے کہا، سلام کے بعد حسان نے پوچھا آرہا ہے یقین؟

ہاں تھوڑا تھوڑا، اچھا کیا کرتے ہو، رومان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

عشق کر رہا ہوں آجکل، اور آپ؟

میں ابھی سٹوڈنٹ ہوں۔ رومان نے بتایا

اچھا رومان کام کی بات کی طرف آیئں، فری ہو تم؟

ہاں شیور، کہو۔ رومان بھی سیریس ہو گیا۔

یار میں کسی اجنبی سے بات کرنا چاہتا تھا۔ مجھے ہیلپ کی ضرورت ہے سوچا اجنبی سے بہتر کوئی نہیں اس لئے آپ کو زحمت دے رہا ہوں، کیا یہ ٹھیک رہے گا؟ حسان نے پوچھا۔

ہم بس نام جانتے ہیں ایک دوسرے کا اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے میری جان بھول جاؤ ہر بات۔ سر آپ مسئلہ بیان کریں میں آپکو کوئی اچھا مشورہ ہی دوں گا، یقین کریں۔ رومان نے ہنستے ہوئے کہا تو حسان بھی ہنس دیا۔

یار بات یہ ہے کہ میرا رشتہ بچپن سے ماموں کی طرف طے ہے۔ ماموں پاکستان سے باہر ہوتے ہیں۔ میں نے آج تک اپنی اس منگیتر کو نہیں دیکھا۔ اور کبھی دل بھی نہیں کیا، اب مجھے ایک اور لڑکی سے پیار ہو گیا ہے۔ سمجھ نہیں آتا اس سے اظہار کیسے کروں۔ اور پھر میں اس لڑکی کو بھی دکھ نہیں دینا چاہتا جس نے میرا نام بچپن سے اپنے نام کے ساتھ سنا ہے۔ وہ جس نے بچپن سے میرے ساتھ کے ہزاروں خواب دیکھے ہوں گے اسک میں بھلا اس کا کیا قصور ہے؟ اور پھر میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ جس سے میں پیار کرتا ہوں وہ بھی مجھے پیار کرتی ہے کہ نہیں؟

ایک منٹ یار حسان میں نہیں مانتا کہ اتنے عرصے میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھا ہو گا۔ آج اس دور میں جب نیٹ فیس بک سب ہونے کے باوجود بھی آپ نے ایک دوسرے کو نہیں دیکھا؟ رومان نے کہا۔

ہاں ایسا ہی ہے۔ جو حقیقت ہے وہی بتا رہا ہوں۔ نیٹ پر باقی ساری فیملی سے بات ہوتی ہے پر کبھی اس نے سامنے آنے کی ہمت نہیں کی نہ ہی کبھی میرے دل میں ایسی کوئی خواہش پیدا ہوئی۔ سارے رشتہ دار ہماری مثال دیتے ہیں۔ اگر وہ میرے بارے میں اتنا اچھا سوچتی ہے تو میں کیوں غلط سوچوں اسکے لیئے۔ اور پھر یہ دھوکہ ہی تو ہو گا جو میں اسکو دے رہا ہوں۔ میں گلٹی فیل کرتا ہوں، سوچتا ہوں کہیں مجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے اسکے سامنے اور پھر دونوں فیملیز کے سامنے۔ حسان نے کہا۔

سلام ہے یار تمھاری سوچ کو، آج بھی ایسے لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔ لوگ تو غلطی کر کے بھی نہیں مانتے اور آپ غلطی کرنے سے پہلے ہی اسکو اپنی غلطی مان بیٹھے ہو۔ سوری دوست میری اکیڈمی کا ٹائم ہو گیا ہے پھر بات ہو گی۔ اور کال کاٹ دی۔ رومان کو اس سچے انسان پر پیار سا آ گیا۔ وہ اسکو کوئی غلط مشورہ نہیں دے سکتا تھا اس لئے بہانہ بنا دیا۔

اصل میں رومان سوچنا چاہ رہا تھا کہ کس کا ساتھ دے۔ اس لڑکی کا جو واقعی میں حسان کو ایک مخلص انسان سمجھے بیٹھی ہے یا اس لڑکے کا جو دل دے بیٹھا کسی اور کو۔ یا دونوں خاندانوں کا جو اس رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو سکتے ہیں۔

آج وہ اکیلی ہی اکیڈمی سے آرہی تھی کہ اسکی نظر ایک دکان میں کھڑے لڑکے پر پڑی جس کو اس نے سگریٹ پینے سے منع کیا تھا۔ اس نے نوٹ بک نکالی اس پر کچھ لکھا اور دکان پر کھڑی ہو کر کچھ خریدنے لگی اور نوٹ بک چپکے سے اس لڑکے کے سامنے کر دی۔

سر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، یہاں رش زیادہ ہے تھوڑا آگے چلتے ہیں۔روحیل تھوڑا آگے جا کر جہاں رش کم تھا کھڑا ہو گیا۔

اسلام وعلیکم !میں نہیں جانتی کہ آپکو کیا پریشانی ہے، بس اتنا جانتی ہوں کہ آپ غلط کر رہے ہیں اپنے خود کے ساتھ۔اپنا نہیں تو اپنی فیملی کے بارے میں سوچیں، کتنا چاہتے ہوں گے وہ آپکو۔انکی چاہت کا اس طرح سے صلہ دیں گے آپ انکو۔پلیز آج کے بعد میں آپکو یوں سگریٹ پیتے نہ دیکھوں، اس نے کہہ کر روحیل کے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ پکڑ کر زمین پر پھینک دی اور چلی گئی۔

روحیل بت بنا اسے جاتے دیکھتا رہا۔

یہ کون ہے؟ کیوں میری اصلاح کرنا چاہتی ہے؟ کیوں بار بار میرا سامنا اسی لڑکی سے ہوتا ہے؟ کیوں وہ مجھے نہیں مل پاتی جسکی مجھے تلاش ہے۔اسی کی وجہ سے مجھے یہ لت لگی ہے۔اس سے پہلے تو میں خود بھی سگریٹ نوشی کے خلاف تھا۔کبھی سوچا نہیں تھا کہ میرے ساتھ بھی کچھ اس طرح سے ہو گا۔

اے اللہ یہ کس غلطی کی سزا ہے؟ اس غلطی کی کہ میں نے اسکی مدد نہیں کی یا پھر محبت کی؟

یہ کس مشکل میں ڈال دیا ہے تونے اے خدا مجھے؟ ایک دم سے روحیل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے خود پر ضبط کیا اور جیب سے سگریٹ کی ڈبی کو نکال کر کراہیت سے دیکھا اور دور پھینک دی۔ کتنی ہی راتیں اس نے بے چینی سے گزاریں۔ وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا آنسوؤں سے بھری دو آنکھیں اسکی نظروں میں گھوم جاتی اور روحیل ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیتا۔ گھنٹوں سونے کی کوشش کرتا مگر ناکام رہتا۔

جی جناب کیسے ہیں آپ؟ رومان نے میسج کیا۔

ٹھیک ہوں۔ آپ سناؤ؟ حسان نے پوچھا۔

میں بھلا چنگا ہوں۔ آپکی سوچ اتنی اچھی ہے تو خود کتنے اچھے ہوں گے میں تو تب سے بس یہی سوچ رہا ہوں۔

حسان دیکھو کہیں تم مجھے الو تو نہیں بنا رہے ہو، ٹائم پاس کرنے کے لئے کسی ڈرامے کی سٹوری تو نہیں سنا رہے؟ رومان نے شرارت سے کہا۔

توبہ ہے یار تم کتنے وہمی ہو۔میں واقعی پریشان ہوں۔اجنبی سے ہیلپ چاہتا ہوں اور کچھ نہیں۔حسان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

اوکے میرے بھائی، غصہ کیوں کرتے ہو،یونہی پوچھا تھا۔رومان نے لکھا۔

اچھا یار میری مدد کرو، کچھ کر سکتے ہو یا یونہی باتیں ہی بناؤ گے؟حسان نے کہا۔

اوکے میری جان!کافی غصے میں ہو اور پریشان بھی لگ رہے ہو۔رومان نے کہا۔

ہاں بہت پریشان ہوں، کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں؟حسان نے کہا۔

اچھا دیکھو اگر مجھ سے مشورہ چاہتے ہو تو میں تو یہی کہوں گا کہ جلد سے جلد اپنی کزن سے شادی کر لو۔

تم مزاق کر رہے ہو نا؟حسان نے پوچھا۔

PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS

نہیں دوست سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ رشتے بڑے نازک ہوتے ہیں، اور ہوتے بھی پیار خلوص اور احساس کے ہیں۔ اب یہ آپ کا احساس ہی تو ہے کہ آپ اپنی کزن کو دھوکہ نہیں دینا چاہتے۔ ان رشتوں سے منہ موڑ کر اگر آپ اس لڑکی کے پاس جاؤ اور وہ آپکہ انکار کر دے تب بھی یہ رشتے آپ کو اپنا لیں گے۔ کیونکہ ان رشتوں کی یہی تو سچائی ہے۔ اپنے اپنے ہی ہووتے ہیں میری جان یہ تو سنا ہو گا نا تم نے۔ رومان نے اتنا کچھ کہنے کے بعد اس سے پوچھا۔

توحسان نے جواب میں صرف ہاں کہا۔

کیا ہاں؟ مجھے یہ بتاؤ کہ آپ نے یہ کہا نا کہ کہیں آپ اپنے گھر والوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو جاؤ۔ پھر کبھی آپ نے سوچا کہ آپ کی وجہ سے آپکی فیملی کو آپ کے ماموں کے سامنے شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے تو آپکی والدہ کا کیا حال ہو گا؟ جس نے نہ جانے کتنے مان سے یہ رشتہ طے کیا ہو گا۔ اور پھر آپ بھی تو کسی کو دکھ نہیں دینا چاہتے۔ اور رہی بات آپ کے پیار کی تو آپ بھی بھول جاؤ گے کسی حسین خواب کی طرح، یاد تو آئے گی مگر پل بھر کے لئے۔ لیکن ان رشتوں کو جوڑ کر آپ کو اور بھی سکون ملے گا۔ حسان آپ سمجھ رہے ہونا میری بات رومان نے پوچھا۔

جی جناب بہت اچھی طرح سے۔

رومان میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ بہت اچھے ہیں حسان نے کہا۔

آپ بھی کم اچھے نہیں ہیں۔ رومان نے کہا

کیا میں آپ کو دوست کہہ سکتا ہوں؟ حسان نے پوچھا

چلو جی اتنی دیر سے اچھے دوست کی طرح سے ہی تو ٹریٹ کر رہا ہوں ابھی بھی کوئی شک ہے؟ رومان نے پوچھا۔

نہیں میری جان کوئی شک نہیں۔ میں آپ کو اپنی شادی پر بلاؤں گا۔ حسان نے کہا

اور میں ضرور آؤں گا رومان نے جواب دیا۔

PRIME URDU NOVELS

روحیل کو آفس میں بیٹھے بیٹھے سگریٹ کی طلب ہوئی۔ خود پر بہت کنٹرول کرنا چاہا جب ناکامی ہوئی تو گاڑی کی چابی اٹھائی رباہر نکل گیا۔ پھر ایک شاپ پر رکا اور سگریٹ کی ڈبی خرید لی۔ سگریٹ نکالی اور جلانے کے لئے لائیٹر کی تلاش میں ہاتھ جینز کی جیب میں جاتے جاتے رک گیا۔ وہ نقاب والی لڑکی سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دی۔

وہ عبایا روحیل کو اچھی طرح سے ذہن نشین ہو چکا تھا۔ وہ بھی روحیل کو دیکھ چکی تھی۔ روحیل نے جھٹ سے سگریٹ ہونٹوں سے کھینچ کر نیچے پھینک دیا۔

اس کو روحیل کی حرکت پر ہنسی آگئی۔

اس نے اپنے ساتھ موجود دونوں لڑکیوں سے کچھ کہا اور خود واپس بک شاپ میں چلی گئی۔ لڑکیاں جا چکی تھی۔

وہ روحیل کے پاس آکر رک گئی۔

آج مجھے بہت اچھا لگا۔ آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آئندہ آپ کبھی سگریٹ نہیں پیئں گے۔ جب بھی آپ کا ہاتھ سگریٹ کی طرف جائے گا آپ کو میں اور میری باتیں یاد آئیں گیاور آج کی یہ حرکت بھی۔ اسکا اشارہ نیچے پڑی ہوئی سگریٹ کی طرف تھا۔

آخری بار آپ سے بات کر کے اس یقین کے ساتھ جا رہی ہوں کہ آپ کبھی سگریٹ نہیں پیئں گے۔ وہ یہ کہہ کر جانے کے لئے مڑی کہ پیچھے سے اسکی آواز آئی۔ سوری مس آپکو غلط فہمی ہوئی ہے ایسا کچھ نہیں ہے۔ لائیٹر کے نہ ملنے پر غصے میں میں نے سگریٹ پھینک دی اور بس۔

اتنے عرصے میں روحیل آج پہلی بار اسکے سامنے بولا تھا۔

اوہ ریئلی، اوکے مان لیا ایسا ہی ہوا ہو گا۔ لیکن آپ اسکو واپس ڈبی میں بھی تو ڈال سکتے تھے نا۔ اس نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

روحیل کے پاس کوئی جواب نہیں تھا دینے کو سو وہ واپس چلا گیا۔

نہ جانے کون سا روگ لگا ہے اس کو؟

خدا جانے اسکی فیملی اسکی سگریٹ نوشی کے بارے میں جانتی ہے کہ نہیں، وہ کھڑی اسکے بارے میں سوچتی رہی اور پھر سر جھٹک کر آگے چل دی۔

نہ جانے کون سا رات کا پہر تھا کہ اسکی آنکھ کھل گئی۔ بہت کوشش کے بعد بھی جب نیند نہ آئی تو اٹھ بیٹھا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد بھی جب قرار نہ آیا تو بیڈ کے نیچے ہاتھ پھیرا تو سگریٹ کی ڈبی ہاتھ میں آئی۔ روحیل نے گھر والوں سے ڈبی چھپا کر رکھی تھی۔ بہت سوچا کہ کہاں چھپائے پھر ایک بات ذہن میں آئی کہ ڈبی میں مقناطیس ڈال کر بیڈ کے کراؤن کے پیچھے لگا دیا۔ اس نے سگریٹ نکال کر

ھونٹوں میں دبائی اور لائیٹر کو جلایا۔ کمرے میں مدھم سی روشنی ہوئی۔ اس روشنی میں روحیل کو پہلے روتی ہوئی آنکھیں دکھائی دیں پھر نقاب والی۔ ایک نے روحیل کو سگریٹ نوشی پر لگا دیا اور دوسری چاہتی ہے کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

روحیل نے لائیٹر سگریٹ کے قریب کیا۔ روحیل یہ کیا کرنے لگے ہو؟

ایک غلطی پہلے کی جسکی سزا ابھی تک بھگت رہے ہو اور ایک ابھی کرنے جا رہے ہو۔ اس لڑکی کا یقین توڑ کر۔ کتنے یقین سے اس نے کہا تھا کہ تم آج کے بعد سگریٹ نہیں پیو گے۔ پھر ایک اور غلطی کیوں؟

روحیل غصے میں اٹھا اور واش روم چلا گیا۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر سگریٹ کو ہاتھ میں لیا اور آج دل نے ہی دہائی دی کہ وہ غلط کر رہا ہے۔ روحیل نے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ اور ڈبی میں موجود سگریٹ کو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور مسل کر کموڈ میں بہا دی۔ اور تھکے قدموں سے چلتا ہوا بیڈ پر ترچھا ہو کر گر گیا۔

دونوں آنکھوں کا ایک بار پھر موازنہ کیا۔ روتی ہوئی آنکھیں اور نقاب والی آنکھیں دونوں ایک جیسی بلکہ ایک ہی لڑکی کی تھی۔

اوہ خدایا! میں پہلے کیوں نہیں پہچان پایا اسے اتنے دنوں سے وہ میرے پاس میرے ساتھ تھی۔ کتنی بار وہ میرے سامنے آئی اور میں ایک بار بھی اسکو پہچان نہ سکا۔

یہ کیا ہوتا جا رہا ہے میرے ساتھ؟ روحیل نے ہاتھ کا مکہ بنا کر سائیڈ ٹیبل پر مارتے ہوئے خود سے کہا۔

اس نے کہا تھا آج ہماری آخری ملاقات ہے۔ نہیں پلیز تم میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔

اے اللہ میں نے اپنی زندگی میں کوئی تو نیکی کی ہو گی نا اس کے صدقے مجھے اس سے ملا دے۔ آخری بار مجھے اپنی بات کہنے کا موقع دے دے۔ اس کے بعد وہ نہ ملی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اسکو بھول جاؤں گا۔ روحیل نے ہاتھ اٹھا کر اسکو مانگا اور بچوں کی طرح رونے لگا۔

آج پھر روحیل یونیورسٹی کے سامنے کھڑا تھا مگر آج اسکے ہاتھ میں سگریٹ نہیں تھی۔ کافی دیر گزر گئی پھر وہ آتی ہوئی دکھائی دی۔

اس نے ایک نظر روحیل کو دیکھا اور پاس سے گزر گئی۔ روحیل بھی اسکے پیچھے چل دیا۔

ہاں یار مجھے تم سے بات کرنی ہے پلیز بات سنیئے گا۔ روحیل نے موبائل کام کو لگا کر بات کرنے لگا۔ سنا وہ اسی کو رہا تھا۔ جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ پھر بولا

گھر والے میری شادی کر رہے ہیں اور تم جانتا ہے نا کہ اس سے بہت پیار کرتا ہوں اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں پھر سے سگریٹ نوشی شروع کر دوں گا۔ ہاں یار اب چھوڑ دی ہے۔ روحیل نے دھمکی دی اور ساتھ میں اسکے جواب کا منتظر بھی تھا۔

اچھا سنو کل سے میں یونیورسٹی نہیں آؤں گی گھر بیٹھ کر تیاری کر لوں گی۔ اور پیپرز کے بعد میری شادی ہے میں نے کون سا رزلٹ کا انتظار کرنا ہے۔ اس نے اپنی دوستوں سے کہا۔

اور روحیل کو جواب مل گیا۔ جواب کیا ملا روحیل کو لگا جیسے اس نے اپنی زندگی سے اسکو دھکا دیا ہو۔

توسن نایار میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں۔اس نے مجھے توڑا پھر جوڑا اور اگر اب کی بار ٹوٹا تو پھر نہیں جڑ پاؤں گا۔روحیل نے بہت آس سے کہا۔

اسکی دوستوں نے پیچھے مڑ کر اس لڑکے کو دیکھا

مجھے یقین ہے تم لوگ اب کوئی بہانہ نہیں بناؤ گی۔میری شادی پر آنا پڑے گا سیرت نے اپنی دوستوں کو وارننگ دی۔

اچھا آجائیں گے ان میں سے ایک نے کہا۔

جب اسکی آواز نہ سنائی دی تو سیرت نے مڑ کر دیکھا وہ کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔اور اسکی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔

مجھے یقین ہے آپ میری باتوں کو یاد رکھیں گے اور سگریٹ نہیں پییں گے۔سیرت نے دل میں کہا اور آگے چل دی۔

میں تمھیں بھولنے کی کوشش کروں گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ سگریٹ بھی نہیں پیوں گا۔روحیل نے اس جاتی ہوئی لڑکی سے وعدہ کیا۔

★

رومان اگر فری ہو تو مجھ سے بات کرو یار۔ دل اداس بھی ہے اور خوش بھی۔ آپ سے کچھ شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ حسان نے میسج لکھا۔

فری تو نہیں چلو میں کال کرتا ہوں۔

اچھا ہاں جی بتائیں اداس کیوں ہیں اور خوش کس بات پر ہیں؟ رومان نے پوچھا

اداس اس لیے ہوں کہ آج میں نے اسے آخری بار دیکھا اپنی دوستوں سے کہہ رہی تھی کہ اسکی شادی ہے۔ اور خوش اس لئے ہوں کہ میں شادی کر رہا ہوں اور آپکو انوائیٹ کر رہا ہوں۔ آپ کو آنا ہے میری شادی پر۔ حسان نے کہا۔

کیوں نہیں یار ضرور آؤں گا۔ رومان نے جواب دیا۔ اچھا یہ بتاؤ شادی والے فیصلے پر خوش ہو؟

پتہ نہیں پر خوشی بس اس بات کی ہے کہ میں اس کو دھوکہ نہیں دے رہا۔ پوری سچائی سے اسکو اپنا رہا ہوں۔ اور جس سے پیار کرتا ہوں اس سے آج وعدہ کر کے آیا ہوں کہ روحیل حسان اسکو بھول جائے گا۔

روحیل حسان آپکے دونوں نام اچھے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نے دونوں خاندانوں کو تباہی سے بچا لیا۔ رومان نے کہا۔

اور مجھے ڈبل خوشی ہے کہ اللہ پاک نے مجھے آپ جیسے اچھے انسان سے ملوایا۔ آپ نے میری اصلاح کی ورنہ پتہ نہیں میں کیا کر بیٹھتا۔ روحیل نے کہا۔

چھوڑو یار آج سے ہم دوست ہوئے تو دوست ہی دوست کے کام آتا ہے۔ رومان نے کہا تو حسان کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر گئی۔

ٹھیک کہا آپ نے بڑے ابا۔ حسان نے کہا

جیتا رہ پتر رومان نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

★

سیرت کے گھر والوں نے اسکے امتحان تک انتظار کیا۔ پیپر کے تین دن بعد اسکی شادی تھی۔ ہر طرف خوب رونق لگی ہوئی تھی۔ ہر کوئی خوش تھا اور خود سیرت بھی۔ وہ ہر لمحے کو انجوائے کر رہی تھی۔ نمیر مسکراہٹ اسکے لبوں سے دور نہیں ہونے دے رہا تھا۔

مہندی کے فنکشن پہ ہی سیرت کی بس ہو گئی۔ اور پھر اوپر سے بارات کا لیٹ فنکشن سیرت کی کمر بیٹھے بیٹھے اکڑ گئی تھی۔ رخصت ہو کر اس نئے ماحول میں آئے اسکو تین گھنٹے ہو چکے تھے۔ سب ہی کا دیدار نصیب ہو چکا تھا بس ایک وہی سامنے نہیں آیا تھا۔

کتنا سب نے کہا تھا گھونگھٹ نہیں نکالو اب فیشن نہیں رہا۔ پر سیرت نے وہی کیا جو اسکے دل نے کہا۔

مجھے دیکھنے کا پہلا حق اسی کا ہے۔ میں آج سجی بھی تو اسی کے لئے ہوں۔ اور سب سے پہلے وہی دیکھے گا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ سیرت نے فوراً سے گھونگھٹ گرا دیا جو تھوڑی دیر پہلے اٹھایا تھا کہ شائد کمرے میں لگی اسکی کوئی تصویر نظر آ جائے۔

سلام کہہ کر وہ سیرت کے سامنے ہی بیٹھ گیا۔ اور کانپتے ہاتھوں سے گھونگھٹ الٹ دیا۔ سوچ میں ابھی تک وہی آنکھیں گھوم رہی تھیں اور سامنے بھی وہی آنکھیں۔ روحیل حسان کی گھبراہٹ تو ضروری تھی۔

تم........! روحیل نے صرف اتنا ہی کہا

جب وہ مجھے دیکھے گا میں اسکو دیکھوں گی دونوں کی نظریں ملیں گی سیرت اسی حسین پل کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ پر یہ کیا؟ اسکے اس طرح تم کہنے پر سیرت نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ سیرت کی بھی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

سامنے کا منظر دونوں کے لئے حیران کن تھا۔ روحیل کا دل چاہا فوراً سے اسے گلے لگالے۔ پر جتنا اس نے مجھے ستایا تھوڑا سا حق تو میرا بھی بنتا ہے نا روحیل نے خود سے کہا۔

کیوں آتی ہو تم بار بار میرے سامنے؟ تمھاری وجہ سے میرا پیار مجھ سے چھن گیا اب اور کیا چاہتی ہو؟ روحیل نے غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

اوہ سگریٹ نوشی آپ کا پیار ہے۔ بٹ سوری اب وہ تو آپ کو چھوڑنا ہی پڑے گا۔ ویسے یہ عادت آپ کو پڑی کہاں سے ؟ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کبھی انکل امتیاز کے ہاتھ میں سگریٹ نہیں دیکھی اور مجھے لگتا ہے کہ ان کے بیٹے بھی نہیں پیتے۔ پر مجھے کیا پتہ تھا کہ میری شادی اس بندے سے ہو رہی ہے جس کو میں خود منع کرتی رہی ہوں۔ سیرت نے گھٹنے پر کہنی ٹکا کر دائیں گال پر مہندی سے بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

کیوں کسی لڑکی کا معاملہ ہے؟ سیرت نے اسی انداز میں بیٹھے پوچھا

تم پوچھ کر کیا کرو گی؟ چھوڑو تم تمہیں تکلیف ہو گی, روحیل نے اسے چھیڑنے کیلیے کہا

ہاں محبت کی تھی میں نے اس سے 'سچی محبت لیکن اسے بتانے کی ہمت نہیں ہوئی بس انجانے میں ایک غلطی ہوئی مجھ سے اور وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی، پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا اس نے، کتنی راتیں جاگ کر گزاریں، دن رات کا خیال کیے بغیر میں پاگلوں کی طرح اسے

ڈھونڈنے نکل پڑتا۔ وہ نہ مل سکی۔ میں نے پھر اسی کے غم میں سگریٹ نوشی شروع کردی روحیل آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کرتے ہوئے اسے بتا رہا تھا، اور ساتھ ساتھ اس کے تاثرات بھی نوٹ کرتا جا رہا تھا۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نہ تمہیں تکلیف ہو گی" "چھوڑو اس بات کو، یہ لو" "تمہارا گفٹ"

دل بنی مخملی ڈبی روحیل نے اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا، دل دے رہا ہوں میں اپنا تمہیں اسکا خیال رکھنا، اس نے تو قدر نہیں کی،

سیرت نے کھول کر دیکھا۔ ڈائمنڈ کی بریسلیٹ تھی

بہت پیاری ہے، سیرت نے گردن جھکائے کہا،۔

یہاں اور زیادہ اچھی لگے گی۔" روحیل نے سیرت کی کلائی میں ڈالتے ہوئے کہا۔

کیا غلطی ہوئی تھی، آپ سے؟ جو وہ چھوڑ کے چلی گئی۔ سیرت کی سوئی ابھی تک وہ اٹکی ہوئی تھی۔

میری پہلی ملاقات اس سے ایک اسکول میں ہوئی، اس نے ہیلپ کے لیے کہا اور میں نے انکار کردیا۔ میں آن ڈیوٹی کوئی رسک نہیں

لیناچاہتاتھا۔بس پھر ایک ہی ملاقات میں اسے دل دے بیٹھا،یہ جانے بغیر کے وہ کون ہے،اسکانام کیاہے،کہاں رہتی ہے،؟بہت دنوں تک اسی انتظار میں رہاکہ کبھی تو دوبارہ ملاقات ہوگی،پر وہ کہی نہ مل سکی پھر سوچا اسکو بھول جاؤں،پر بھولنا بھی مشکل تھا، دوسری ملاقات اس سے ایک یونیورسٹی میں ہوئی،اور انجانے میں وہ اپنی دو چیزیں میرے پاس چھوڑ کر چلی گئی،

روحیل بیڈ سے اٹھااور الماری کی طرف بڑھ گیا،سیرت کادل گھبرانے لگا،وہ اٹھی اور دروازہ کھول کر باہر جانے کو تھی کہ روحیل نے بازو سے پکڑلیا،اور لاکر بیڈ پر بیٹھادیا۔

"یہ اس کی چھتری اور پھولوں کا بکے جس کو میں نے بہت پیار سے اپنے پاس سنبھال کر رکھاہوا تھااور میں پکے یقین سے کہہ سکتاہوں کہ وہ بھی مجھ سے پیار کرتی ہے"۔روحیل نے اس کی چوڑیوں سے کھیلتے ہوئے کہا۔

سیرت نے ڈرتے ڈرتے چیزوں کی طرف دیکھا۔اور خوشی سے جھوم اٹھی۔یہ چیزیں میری ہیں۔اور جس نے مدد کے لئے کہا وہ بھی میں ہی ہوں، میرا بار بار آپکے سامنے آنا، آپکو سگریٹ سے منع کرنا، اس سب کو آپ میرا پیار نہیں کہ سکتے۔میں تو بس اتنا چاہتی تھی کہ آپ اس عادت کو چھوڑ دیں۔اور میں تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ اس حالت کی وجہ میں ہوں، اور پھر میں تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ آپ میرے منگیتر ہیں"۔

اچھا یار اپنا نام تو بتادو میں جان تو سکوں کہ میری محبت کا کیا نام ہے؟

"سیرت"

سیرت جانتی ہو تمھارے جانے کے بعد میں نے کتنے چکر لگائے، بس ایک کوشش، ایک ہی دعا تھی کہ تم مل جاؤ، میرے دل کا چین، راتوں کا سکون اپنے ساتھ لے کر تم پتہ نہیں کہاں چھپ گئی تھی۔۔ پھر ایک دن تمہیں یونیورسٹی میں اپنی گاڑی پر بیٹھے دیکھا۔مجھے لگا روحیل حسان کی دنیا روشن ہو گئی، ہر سو اجالا ہی اجالا اس سے پہلے جیسے میری زندگی گھپ اندھیرے میں تھی، میں تمھیں بتانے کے

لئے گاڑی سے نکلا، لیکن، تم پھر مجھے ویران چھوڑ کر چلی گئی، کیوں ستایا مجھے اتنا؟ کیوں میرا امتحان لیتی رہی ہو؟ یوں میرے سامنے رہ کر مجھے نہیں بتایا؟

روحیل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر سیرت گھبرا کر بولی۔ روحیل میں نہیں جانتی تھی کہ آپکو میری تلاش تھی، میں نے بھی تو آپ سے کئی بار وجہ پوچھی تھی میں تو پہچان گئی تھی کہ آپ وہی ہیں" اسی لیے تو آپ کو سگریٹ سے منع کرتی رہی

اچھا اگر پہچان لیا تو چہرہ کیوں ڈھانپا؟ تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا؟ کیوں کہ تم جانتی تھی کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں، روحیل نے سرخ آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

نہیں روحیل مجھے نہیں پتا تھا، میری سہیلی آئی تھی، انکل نے مجھے آگے پڑھنے سے منع کر دیا تو میں نے منت مانگی تھی کہ میں پاس ہونے پر پردہ کروں گی، سیرت نے روحیل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اچھا اب تو جان گئی ہو نہ کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں

"جی اندازہ ہو گیا ہے مجھے، سیرت نے مسکراتے ہوئے روحیل کے چہرہ کی طرف، اشارہ کیا، تو وہ بھی مسکرا کر آنسو صاف کرنے لگا۔

۔

روحیل میں نے تو اپنے منگیتر کو بھی نہیں دیکھا تھا، پھر بھی جانے انجانے میں ان سے محبت کرنے لگی۔ جب آپ ملے تو کبھی آپ کے بارے میں نہیں سوچا۔

روحیل نے سیرت کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تو اب سوچ لو میری جان بندہ حاضر ہے، دیکھو روحیل حسن تم سے کتنی محبت کرتا ہے، روحیل نے کہا۔

جی سیرت بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔ یہیں سے اندازہ لگالیں کہ دلہن بننے کے بعد اس نے اپنا چہرہ نہیں دیکھا۔ کہ جس کے لئے سجی ہوں مجھے دیکھنے کا حق بھی اسی کا ہے، اور میں بھی خود کو اس کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتی تھی سیرت نے روحیل کی دی ہوئی بریسلیٹ گھماتے ہوئے کہا۔

تو دیکھو میری آنکھوں میں اور مجھے بھی اپنی جان کو جی بھر کے دیکھنے دو، روحیل نے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا، اور خود سے قریب کرلیا

جانتی ہو میں آج کتنا خوش ہو تمہیں پا کے بس اب کبھی مجھ سے دور نہیں جانا، بس یوہی میرے دل کے قریب رہنا، روحیل نے سیرت کے کان میں سرگوشی کی تو سیرت دھیرے سے بولی،

آپکی زندگی میں خوشی بن کہ رہوں گی، لبوں پہ مسکراہٹ بن کر رہوں گی، یہ مرا وعدہ ہے آپ سے، روحیل نے سیرت کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر لگادی۔

روحان یار تم نے وعدہ خلافی کیوں کی؟ کیوں میری شادی پر نہیں آئے، روحیل نے شکوہ کیا۔

یار کون سی شادی ختم ہو گی ہے، آج ولیمہ ہے نا تو میں ضرور آؤ گا، روحان نے شرارت سے کہا، اگر اب بھی نا آئے تو میں ناراض ہو جاؤں گا۔روحیل نے ایڈریس دے کر دھمکی دی، خدا کا خوف کر میرے بھائی، ابھی کل ہی تیری شادی ہوئی ہے، اور اگر مجھ سے ایسی باتیں کرتے وئے پکڑا گیا نہ تو بھابھی کے ہاتھوں تیری خیر نہیں، آپ کیا پھر مجھ سے ناراض ہو گے، آپ کی بیوی آپ سے ناراض ہو جائے گی۔وہ تمھای طرح نہیں سوچتی، بہت اچھی ہے وہ، سیرت کا ذکر آتے ہی روحیل کے لبوں پر سگریٹ ٹھر گئی۔اچھا جی ایک ہی رات میں اتنا جادو! مائیں ایسے ہی تو نہیں کہتیں نا کہ پہلی رات میں بیٹا پرایا ہو گیا، رومان نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔اچھا ساس کے حمائتی، اب آنے کی تیاری کر" اوکے بائے" دونوں نے اللہ حافظ کہہ کے کال کاٹ دی۔

ابھی نالائق نے یہاں سے پک کرنے کو کہا تھا۔ اب پندرہ منٹ اوپر گزر گئے، پتہ نہیں کہاں رہ گیا، اب اوپر سے موبائل بھی آف کر رکھا ہے، روحیل کو روحان پر غصہ آرہا تھا، جانے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ پیچھے سے آواز آئی۔ ایکسکیوزمی میں اس شہر میں نیا ہوں، اور میرا دوست آنے والا تھا، جواب تک نہیں آیا۔

کیا آپ مجھے اس کا ایڈریس بتا سکتے ہیں؟ اس نے کہا

ایڈریس والے پرچے کے لئے ہاتھ جیب میں گیا، لیکن خالی واپس آیا۔ کہاں چلا گیا؟ اس نے بے چینی سے کہا۔ روحیل کو رومان پر تو غصہ تھا ہی اب اس اجنبی پر بھی آنے لگا، اس کی حالت پر افسوس کرتا ہوا مڑا تو پیچھے سے آواز آئی۔ روحیل حسان اکیلے ہی جا رہے ہو، مجھے ساتھ لے کر نہیں چلو گے، روحیل ایک دم پلٹا، اور پاؤں سے سر تک ایک نظر دیکھا۔

میں رومان ہوں، تمہارا دوست، تمہارے سامنے، رومان نے ہوا میں بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔

بے غیرت انسان جب پہچان لیا تھا تو ایڈریس کا کیوں پوچھ رہے تھے؟ روحیل نے گالی دیتے ہوئے کہا،

یار میں پچھلے 20 منٹ سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں، اور تمہاری بگڑی ہوئی حالت بھی دیکھ رہا تھا تو سوچ لیا کے تھوڑا تمھیں تنگ کیا جائے، رومان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا تیری تو--------روحیل نے کہا ایک گالی مجھے بھی دے، جو تجھے پہچان ہی نہ سکا۔

روحیل کے کہنے پر روحان نے اسے 'نالائق' کی گالی سے نوازا۔روحیل نے قہقہہ لگاتے ہوئے روحان کو گلے لگا لیا

یار لوگ تو اپنے پیار کو کھو کر سالوں ہنسنا بھول جاتے ہیں"۔پر تیرے پیار والا معاملہ میری سمجھ سے باہر ہے،رومان اس کے چہرے سے چھلکتی خوشی،اور بات بات پر پھیلتی مسکراہٹ کو نوٹ کرتے ہوئے کہا۔یہ پیار والا معاملہ ہے میرے دوست اور یہ دھیرے دھیرے ہی تیری سمجھ میں آئے گا،روحیل نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا ایک ہی رات میں بھابھی سے پیار ہو گیا ہے۔؟رومان نے رکتے ہوئے پوچھا۔

ہاں،روحیل نے مسکراتے ہوئے اقرار کیا۔

گڈ اور دیکھا میں نے کہا تھا وہ حسین خواب کی طرح کبھی کبھی یاد آئے گی اور بس!رومان نے تیز قدم اٹھا کر اسکے برابر آ کر کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

پر میری جان!یہاں تم غلط ہو،روحیل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

مطلب،رومان نے پھر رکتے ہوئے پوچھا۔

یار تو گھر چل وہاں آرام سے بیٹھ کر بتاں گا، ایک سچ جو تجھ سے چھپایا ہے، روحیل نے گردن موڑ کر کہا۔

نہیں تم یہیں بتاؤ کیا چھپایا ہے تم نے مجھ سے رومان نے غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو یہ چھوٹا سا گارڈن ہیں، وہی چلتے ہیں، روحیل نے کہا۔

گھاس پر بیٹھتے ہی رومان نے کہا۔ چل میرے یار ہو جا شروع،

یار وہ لڑکی میرے ماموں کی بیٹی نہیں بلکہ پاپا کے دوست کی بیٹی ہے، اور وہ اس شہر میں رہتے ہیں۔ یہ بات تمہیں اس لیے نہیں بتائی کہ تم پہلے ہی مجھے کہتے رہے کہ کوئی اسٹوری سنا رہا ہوں، اصل بات بتاتا تو تم کبھی بھی میری بات کا یقین نہیں کرتے۔

بچپن میں اس نے میرے پاپا کی ہیلپ کی اور پاپا نے اسے بہو بنانے کا سوچ لیا، پھر پاپا بزنس کے لئے باہر چلے گئے واپس آنے پر پاپا نے ہی یاد دلایا ورنہ ہم سب تو اس بات کو بھول ہی چکے تھے، اس دوران دو تین بار ہی میں ان کے گھر گیا، پر اس لڑکی سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی، پاپا نے اسے بیٹی بنانے کا بولا تو اسے لگا کہ ہم اسے ایڈاپٹ کرنا چاہ رہے ہیں، اسلئے وہ فیملی کے سامنے کم ہی آتی تھی۔ پھر ایک روز میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی۔ بی-اے سپلیمنٹری کے پیپرز ہو رہے تھے۔ چیکنگ کے سلسلے میں میری ڈیوٹی لگی

ہوئی تھی، پہلی ہی ملاقات میں اسے دل دے بیٹھا۔ پھر اچھے دوست ہونے کے ناتے تم نے بچپن والے رشتے کو جوڑنے رکھنے کو کہا، لیکن کل شادی کے بعد وہ پھر میرے سامنے تھی، روحیل کہتے ہوئے ہنس پڑا۔

'یار خبیثوں کی طرح ہنس نہیں، مجھے بات بتا، رومان نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

یار میری جس سے شادی ہوئی ہے، وہ 'وہی' ہے، میرا پیار، میرے بچپن کی منگیتر، روحیل بتا کر ہنس دیا۔

کیا؟ جدائی میں پاگل ہو گیا ہے تو یا پھر کوئی خواب دیکھ لیا ہے رومان نے روحیل کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

یار نہ تو میں پاگل ہوا ہوں، اور نہ ہی یہ کوئی خواب ہے، واقعی وہ حقیقت کی طرح میرے سامنے ہے،

رومان ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھے جا رہا تھا۔

تجھے یقین نہیں آرہا تو، تم چلو میرے ساتھ، اسکی زبان سے سنو ساری داستان، پھر تو یقین آہی جائے گا تمہیں، روحیل نے اس انداز میں کہا کہ رومان کے پاس اسکی بات پہ یقین کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔

روحیل تم سچ کہ رہے ہو؟ رومان نے مدھم سی آواز سے پوچھا۔

ہاں یار بالکل سچ، بالکل حقیقت کہہ رہا ہوں، روحیل نے اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔ روحان میں بہت خوش قسمت ہوں، جسکو چاہا، اسکو پا لیا، اور رشتوں کے نبھانے کا بھرم بھی رہ گیا

اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا ہی ہوتا ہے، پھر تمھارے ساتھ بھلا کیوں نہ اچھا ہوتا، اچھا اب اپنی محبت کو پا لینے کے بعد اپنے اس دوست کو بھول نہ جانا، روحان نے چھیڑتے ہوئے کہا۔

تم ان سب سے پہلے ہوں سمجھے روحیل نے اسکی شرارت کو سمجھتے ہوئے کہا۔ اچھا دولہا صاحب گھر چلو، گھر والے اور دلہن صاحبہ تمہیں ڈھونڈ رہے ہوں گے، روحان نے پھر چھیڑا۔

اوہ ہاں چلو کافی دیر ہو گئی ہے، روحیل نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بھابھی بھی سوچ رہی ہوگی کہ مجھ سے محبت کے جھوٹے وعدے کر کے اب کسی اور سے یہی وعدے کرنے چلا گیا ہے۔رومان نے پھر چھیڑا۔

لو 'اگر تمھارا ارادہ خود کی طرف ہے، تو سنو کاش تم سیرت سے پہلے آجاتے تو میں تم سے ہی شادی کرلیتا، روحیل نے شرارت کی۔

بھائی کچھ تو رحم کرو مجھ پر، خدا کا خوف کھا کچھ ،رومان نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔جس پر دونوں کھلکھلا اٹھے۔

شکر ہے تمھارے پاس میرے لئے بھی وقت نکلا، یار جب سے تمھاری فیملی آئی ہے، مجھے کوئی لفٹ ہی نہیں

جیلیسی ہو رہی ہے '؟'روحیل حسان کے ساتھ دلہن بنی بیٹھی سیرت نے سرگوشی کی۔

تھوڑی دیر کے لئے ہی تو آئے ہیں وہ لوگ، پھر چلے جانا ہے انکو، سیرت نے دھیرے سے کہا۔

نہیں جیلیسی تو اس سامنے بیٹھے لڑکے کی وجہ سے ہو رہی ہے، جو تمہیں گھور گھور کے دیکھ رہا ہے، روحیل کے کہنے پر سیرت نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا، وہ لڑکا واقعی اسے دیکھ رہا تھا اور اب مسکرا بھی رہا تھا۔

آپ کا کوئی دوست ہو گا، سیرت نے کہا۔ ارے نہیں' روحیل نے شرارت سے کہا۔

سیرت اس کی شرارت کو سمجھ ہی نہ سکی۔ پھر ہو سکتا ہے میں اس کو جانتی ہوں، اور وہ بھی پر ابھی یاد نہیں آیا کہ کیسے۔ سیرت نے کہا اور اپنی ماں سے باتیں کرنے لگی۔

سیرت میں تمہیں اپنے خاص دوست سے ملوانا چاہتا ہوں۔ روحیل نے پکارا تو سیرت نے چونک کر سامنے دیکھا۔

یہ تو وہی لڑکا ہے، جس کے بارے میں بھی تھوڑی دیر پہلے ذکر ہو رہا تھا۔ سیرت نے سوچا۔ اور روحیل کی طرف دیکھنے لگی، یہ میرا جگری، اور بہترین دوست رومان ہے۔ روحیل نے تعارف کروایا۔ وہ سلام کرتا ہوا روحیل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

تھوڑی دیر کے لئے ہی تو آئے ہیں وہ لوگ، پھر چلے جانا ہے انکو، سیرت نے دھیرے سے کہا۔

نہیں جیلیسی تو اس سامنے بیٹھے لڑکے کی وجہ سے ہو رہی ہے، جو تمھیں گھور گھور کے دیکھ رہا ہے، روحیل کے کہنے پر سیرت نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا، وہ لڑکا واقعی اسے دیکھ رہا تھا اور اب مسکرا بھی رہا تھا۔

آپ کا کوئی دوست ہو گا، سیرت نے کہا۔ ارے نہیں ' روحیل نے شرارت سے کہا۔

سیرت اس کی شرارت کو سمجھ ہی نہ سکی۔ پھر ہو سکتا ہے میں اس کو جانتی ہوں، اور وہ بھی پر ابھی یاد نہیں آیا کہ کیسے۔ سیرت نے کہا اور اپنی ماں سے باتیں کرنے لگی۔

سیرت میں تمھیں اپنے خاص دوست سے ملوانا چاہتا ہوں۔ روحیل نے پکارا تو سیرت نے چونک کر سامنے دیکھا۔

یہ تو وہی لڑکا ہے، جس کے بارے میں بھی تھوڑی دیر پہلے ذکر ہو رہا تھا۔ سیرت نے سوچا۔ اور روحیل کی طرف دیکھنے لگی، یہ میرا جگری، اور بہترین دوست رومان ہے۔ روحیل نے تعارف کروایا۔ وہ سلام کرتا ہوا روحیل کے ساتھ بیٹھے ہوئے بولا۔

میں ان کو جانتا ہوں،

روحیل نے حیرت سے سیرت کی طرف دیکھا، سیرت نے سر ہلایا، جی اس دن اندھیرا بڑھنے کی وجہ سے میں گھبرا رہی تھی تو یہ اور ان کی بہن اتنی دیر میرے پاس رہے جب تک نمیر مجھے لینے نہیں آگیا۔ انھی کی وجہ سے تو میں آج زندہ ہو، ورنہ شائد اندھیرے کے خوف سے تو شائد میرا ہارٹ اٹیک ہی ہو جاتا، سیرت نے کہا، اور دھیرے سے مسکرا دی۔

داد دینی پڑے گی، ایسی لڑکی کی پاکیزگی کی، جب میں نے کہا کہ ہم دونوں بہن بھائی آپکو بحفاظت آپ کے گھر چھوڑ آتے ہیں تو اس نے انکار کر دیا، خوفزدہ ہونے کے باوجود بھی اس نے دماغ کا استعمال کیا، اور کسی اجنبی پر بھروسہ نہیں کیا، رومان نے کہا۔

بھروسہ تو میں نے اپنے بچپن کے منگیتر پر کیا، کچی عمر کے پکے رنگ اور رشتے پر کیا، جس کو کبھی دیکھا نہیں تھا، اس کے ہونے کے احساس پر کیا' پھر کسی اور کا کبھی وچا بھی نہیں، سیرت نے دھیرے کہا۔ اور روحل کی طرف محبت سے دیکھا۔

روحیل نے حیرت سے سیرت کی طرف دیکھا، سیرت نے سر ہلایا، جی اس دن اندھیرا بڑھنے کی وجہ سے میں گھبرا رہی تھی تو یہ اور ان کی بہن اتنی دیر میرے پاس رہے جب تک نمیر مجھے لینے نہیں آ گیا۔ انھی کی وجہ سے تو میں آج زندہ ہوں، ورنہ شائد اندھیرے کے خوف سے تو شائد میرا ہارٹ اٹیک ہی ہو جاتا، سیرت نے کہا، اور دھیرے سے مسکرا دی۔

داد دینی پڑے گی، ایسی لڑکی کی پاکیزگی کی، جب میں نے کہا کہ ہم دونوں بہن بھائی آپکو بحفاظت آپ کے گھر چھوڑ آتے ہیں تو اس نے انکار کر دیا، خوفزدہ ہونے کے باوجود بھی اس نے دماغ کا استعمال کیا، اور کسی اجنبی پر بھروسہ نہیں کیا، رومان نے کہا۔

'بھروسہ تو میں نے اپنے بچپن کے منگیتر پر کیا، کچی عمر کے پکے رنگ اور رشتے پر کیا، جس کو کبھی دیکھا نہیں تھا، اس کے ہونے کے احساس پر کیا' پھر کسی اور کا کبھی سوچا بھی نہیں، سیرت نے دھیرے کہا۔ اور روحیل کی طرف محبت سے دیکھا۔

اور روحیل حسان کا وعدہ ہے کہ تمھارے اس یقین کو کبھی ٹوٹنے نہیں دے گا، رومان تم گواہ رہنا، روحیل نے سیرت کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے محبت کا جواب محبت سے دیا، اور ساتھ ہی رومان کو بھی گواہ بنا ڈالا۔

"فیملی فوٹو پلیز" فوٹو گرافر نے کہا۔

روحیل نے رومان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔ ایک ہاتھ سیرت کے کندھے پر رکھا تو دوسرا رومان کے کندھے پر ساتھ دونوں کے والدین اور عزیز لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور روحیل نے ایک نظر سیرت کو دیکھا اور پھر رومان کو دیکھا اور تینوں مسکرا دیئے۔

ختم شد